# صلوٰۃ و سلام

از: صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کراچی
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

# صلوٰۃ و سلام

از: صاحبزادہ سیّد وجاہت رسول قادری

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

نام ـــــــــ صلوٰۃ و سلام

مرتب ـــــــــ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

صفحات ـــــــــ ۳۲

سن اشاعت ـــــــــ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

نگران طباعت ـــــــــ اقبال احمد اختر القادری

ناشر ـــــــــ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

ہدیہ ـــــــــ ۱۲/- روپے

تقسیم کار

○

المختار پبلی کیشنز

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر کراچی۔ ۷۴۴۰۰

پوسٹ بکس نمبر ۴۸۹۔ فون ۷۷۲۵۱۵۰ ۔ ۷۷۷۱۲۱۹ ۔ ۰۲۱

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

باسمہ تعالیٰ

# پیش لفظ

صلوۃ و سلام ایک ایسا امر ربی ہے کہ جس کو ۲۴ گھنٹوں میں ہر آن کرنے کا حکم ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات جو قرآن مجید میں صادر ہوئے ہیں یا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم کو بتائے ہیں ان میں کوئی حکم ایسا نہیں کہ اس حکم کی آیت ربانی سنتے ہی اسی آن اس پر عمل کیا جائے کیونکہ نماز' روزہ اور دیگر تمام معاملات اور احکامات ادا کرنے کا وقت' تعداد اور طریقہ متعین ہے مگر پورے قرآن مجید میں صرف ایک حکم سورۃ الاحزاب کی ۵۶ ویں آیت میں فوری ادا کرنے کے لئے دیا گیا ہے اور وہ حکم "صلوٰۃ و سلام" سے متعلق ہے کہ ارشاد رب ذوالجلال ہے

**"یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما"**

اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

لفظ "صلوا" امر کا صیغہ ہے اور خطاب صرف اہل ایمان سے ہے لہٰذا ایک محب رسول جیسے ہی اس آیت ربانی کو یا اسم گرامی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتا ہے یا پڑھتا ہے یا لکھتا ہے وہ فوراً" اس حکم ربی پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھتا اور لکھتا ہے۔

صلوۃ یا درود کیا ہے؟ اس کی حقیقت سے تو کوئی واقف نہیں کیونکہ مسلمان تو حکم یا نام سنتے ہیں اس امر کو اطاعت خداوندی سمجھتے ہوئے فوراً" ہی **"اللھم صلی علی محمد والہ واصحابہ اجمعین صلوۃ و سلام علیک یا رسول اللہ"** صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے لئے اپنے لبوں کو حرکت دیتا ہے۔ اگر صلوۃ کے الفاظ پر غور کریں تو " صلوا علیہ" جو حکم ربی ہے اس کے جواب میں ہم "صلی علی محمد" کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کہ اے اللہ تو ہی درود پڑھ یا بھیج تو پھر ہم نے کیا کیا کہ حکم ربی کو اسی کی طرف لوٹا

دیا۔ معلوم یہ ہوا کہ عمل صلوۃ حقیقتاً" اللہ ہی فرماتا ہے ہم تو صرف اس کے اس عمل کی تائید کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اللہ کے اس عمل میں شریک ہو جائیں البتہ ہم کو ایک حکم اضافی ہے کہ "وسلموا تسلیما" کہ خوب سلام بھیجو اس لئے کوئی درود بھی انسان پڑھے اس کے ساتھ سلام کے الفاظ بھی ضرور ضرور ادا کرے کہ یہ بھی حکم ربی ہے۔

صلوۃ و سلام در حقیقت ایک امتی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک قرب کی علامت ہے جو جتنا زیادہ اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام کے نذرانے پیش کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل محبت کے صلوۃ و سلام کو بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں اس لئے جو جتنی دیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ صلوۃ و سلام پڑھے۔

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ابن مولانا وزارت رسول قادری علیہ الرحمہ ابن مولانا علامہ مفتی ہدایت رسول قادری علیہ الرحمہ ایک عظیم علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں اور آپ اپنے اسلاف کے دور حاضر میں آئینہ ہیں۔ صاحبزادہ صاحب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان کی صدارت فرماتے ہوئے مسلک حقہ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ مسلک امام احمد رضا کے پیغام عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کے سلسلے میں رات دن مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ آپ اپنے جد امجد علیہ الرحمہ کے فن خطابت کے بھی آئینہ ہیں۔ ماشاء اللہ اب انتہائی شعلہ بیانی کے ساتھ نکات بیان فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کے قلم میں بھی ایسی ہی روانی ہے جس طرح فن خطابت میں روانی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ آپ امام احمد رضا کی شخصیت اور کارناموں کے حوالے سے کئی مقالات اور مضامین تحریر فرما چکے ہیں۔ حال ہی میں آپ کے قلم کی جولانیاں "صلوۃ و سلام" کے عنوان سے سامنے آئی ہیں جس میں آپ نے "صلوۃ و سلام" کے جواز اور اہمیت پر اظہار خیال فرمایا ہے۔ قارئین حضرات یقیناً" قلم میں زبان کی شعلہ بیانی اور روانی کو محسوس کریں گے یہ آپ کا خاص وصف ہے۔

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب نے اس تحریر میں برصغیر پاک و ہند کے ایک عظیم محدث حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کئی کتب سے "صلوۃ و سلام" کے جواز اور "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کے حکم ربی کو سمجھانے کے لئے حوالاجات پیش کئے ہیں اور ان کتب سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس سے احسن اور کوئی عمل نہیں کہ مسلمان اپنے آپ کو "صلوۃ و سلام" میں مشغول رکھے۔ آپ نے "دلائل الخیرات" جیسی معتبر کتاب سے بھی "صلوۃ و سلام" پڑھنے کے سلسلے میں کئی دلائل فراہم کئے ہیں اور اسلاف کے عمل سے ثابت کیا ہے کہ ہمارے اسلاف درود و سلام کے کتنے زیادہ شیدائی تھے اور اگر تمام اسلاف کے مختلف درود و سلام کے صیغوں کو اکٹھا کیا جائے تو یہ تعداد ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے۔

صلوۃ و سلام ایک ایسا عنوان ہے کہ اس پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے اور سعادت دارین ہے۔ ہر کوئی اس پر قلم اس لئے اٹھاتا ہے کہ اللہ کے عمل کی تائید زبان کے ساتھ ساتھ قلم سے بھی ہو جائے تاکہ بندگی کا کچھ تو حق ادا ہو سکے۔ صاحبزادہ صاحب نے بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے "صلوۃ و سلام" کے عنوان پر اپنی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو اور تحریر کو قبول فرمائے۔ آمین

احقر

**ڈاکٹر مجید اللہ قادری**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# صلوٰۃ و سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

نبی اکرم، نور مجسم، سید عالم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ وحدہ لاشریک نے جو نعمتیں، تمام مخلوق پر فضیلتیں، رفعت و عظمت اور خصائص و کمالات عطا فرمائے ہیں وہ آپ کے علاوہ کسی اور نبی و رسول کو نہیں دیئے گئے، نیز اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ پر جو احسانات اور شفقتیں فرمائیں، جس محبت و پیار سے آپ کا ذکر کتب سماوی میں کیا گیا اور جس اعزاز و اکرام سے آپ کو نوازا گیا وہ آپ ہی کا امتیاز ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے محبوب مکرم، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جو گواہیاں دیں، آپ کی جو تعریفیں بیان فرمائیں، آپ کے دست مبارک پر جو کرامات اور انعامات اور آپ کی ذات اقدس سے جو معجزات ظاہر فرمائے اور وہ شانیں جن کے ساتھ آپ کے خَلق اور خُلق دونوں کو کمال بخشا، جن اسمائے مبارکہ سے آپ کو نوازا گیا، علوم غیبیہ، علم و حکمت کے رموز و نکات، کائنات کے جزئیات اور کلیات، اسرار الٰہی کے اجمال و تفصیل اور دنیا و آخرت میں علو مرتبت اور بلندی درجات، غرض یہ اور دیگر بے شمار امتیازات و خصائص ایسے ہیں جو اللہ جل شانہ نے اپنی تمام مخلوق میں اپنے محبوب مکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو نہ تو مجموعی طور سے عطا فرمائے اور نہ ہی انفرادی طور پر اور اس پر قرآن و حدیث سے بہ صراحت بے شمار نصوص موجود ہیں۔

خود قرآن مجید و فرقان حمید سرور ہر دو سرا علیہ التحیہ والثناء کا سب سے بڑا اور زندہ معجزہ ہے۔ اس کا حرف حرف بلکہ ہر نقطہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت و عظمت کا ترجمان ہے۔ اس اعتبار سے قرآن حکیم سید عالم نبی الامی الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی سب سے بڑی اور مستند کتاب ہے۔

غرض کہ قرآن مجید فرقان حمید میں سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار ایسے فضائل و کمالات کا ذکر کیا گیا ہے جو صرف آپ کی ذات اقدس کے لئے خاص ہیں، ان میں ایک کمال فریدہ اور مقام وحیدہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ایمان والوں کو حکم ہے کہ وہ بھی آپ پر درود بھیجیں اور خوب سلام پڑھیں۔ جس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

**اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی ○ یٰا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○**

**(الاحزاب ۳۳ : ۵۶)**

ترجمہ : بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

قرآن کریم کی آیات کریمہ کے معنی سمجھنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر آیت مبارکہ کے ایک ظاہری معنی ہوتے ہیں اور ایک مرادی معنی۔ ظاہری معنی آیت شریفہ کے تحت اللفظ ترجمہ سے معلوم ہو جاتے ہیں، لیکن مرادی معنی جاننے کے لئے قاری یا مفسر کی علم تفسیر القرآن، لغت قرآن، صرف و نحو، علم حدیث، اصول علم حدیث، علوم قرآن، علم عقلیہ و نقلیہ، قرآنی عربی کی فصاحت و بلاغت، علم صنائع بدائع وغیرہ علوم پر گہری دسترس اور مستند کتب تفسیر و احادیث اور آثار و سیر کا وسیع مطالعہ ضروری ہے اور سب سے اہم یہ کہ اللہ جل و علاء کی شان الوہیت اور اس کے محبوب مکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کا شعور اور ان کے عشق و محبت کا قلب کی گہرائیوں میں وجدان ہونا ضروری ہے، ورنہ اس جذبہ عشق کے فقدان کے ساتھ قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت اور اس پر غور فکر اس کے ایمان کی بربادی اور آخرت میں شافع یوم النشور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس سیاق و سباق کے ساتھ زیر نظر آیہ مبارکہ کا مفہوم ملاحظہ ہو :

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے حبیب لبیب، نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت منزلت اور عظمت شان کا اظہار اس پیرائے میں فرمایا ہے کہ کسی بھی شخص کے ذہن میں آپ کی عظمت، ارفع و اعلیٰ مقام اور

بارگاہ الہٰی میں آپ کے قرب خاص کے متعلق کوئی شک و شبہ باقی نہ رہ جائے اور تمام اشکال رفع ہو جائیں' یہی وجہ ہے کہ آیت کریمہ کی لفظ "اِنّ" سے ابتدا کی گئی ہے۔

یعنی بیشک نبی محترم و مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ایسی علو مرتبت ہے کہ ان کا رب تعالیٰ ان کی تعریف و توصیف ہمہ وقت فرما رہا ہے' ان کی زیادہ سے زیادہ تعظیم و تکریم کر رہا ہے' اور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر لحظہ اپنے فضل و شرف' اعزاز و اکرام' قرب خاص سے مشرف فرما رہا ہے' آسمانوں اور زمینوں بلکہ تمام کائنات میں ان کا ارفع ذکر فرما رہا ہے وہ اس طرح کہ تمام فلک الافلاک اور ملاء الاعلیٰ کے سب کے سب فرشتے بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ تعظیم و تکریم اور تعریف و توصیف کرتے ہوئے صلوۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسم گرامی "محمد" رکھا یعنی کائنات میں سب سے زیادہ سراہا گیا' وہ ذات جس کی سب سے زیادہ تعریف و توصیف کی گئی' کی جا رہی ہے اور کی جاتی رہے گی۔

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پر کروڑوں درود

اللہ عزوجل نے عالم سفلی یعنی زمین میں بسنے والے تمام جن و انس کو عموماً" اور ایمان والوں کو خصوصاً" حکم دیا کہ تم بھی رب کائنات کے اس حبیب مکرم' بندہ خاص' اور خلق کے آقا و مولیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لئے ان کی شان کے لائق صلوۃ و سلام عرض کرتے رہا کرو یہ تعظیم و تکریم اور صلوۃ و سلام تم پر واجب ہے اور اس حکم الہٰی کا مقصود یہ ہے کہ تمام

مخلوق الٰہی علوی و سفلی رسول مکرم و معظم صلی اللہ علیہ و سلم کی ثنا خوانی اور مدحت سرائی میں ہروقت' ہر حال' ہر مقام پر مصروف رہے اور دونوں جہاں کی سعادت سے بہرہ افروز ہوتی رہے۔ اس سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں :

۱۔ آیت مذکورہ میں **"یصلون"** فعل مضارع کا صیغہ ہے جو ہیشگی اور استمرار کی دلیل ہے اور اس امر کے اظہار کے لئے ہے کہ اللہ رب العزت اور اس کے فرشتوں کا نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود بھیجنے کا عمل جب کچھ نہ تھا' جب بھی جاری تھا۔ صرف سید کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کا نور مبارک تھا (نہ عرش تھا نہ کرسی' نہ لوح نہ قلم' نہ فلک افلاک نہ زمین و زمان) اور جب قرب قیامت سب کچھ مٹ جائے گا کچھ بھی باقی نہ رہے گا جب بھی جاری رہے گا اور قیامت کے دن **"مالک یوم الدین"** کی بادشاہت ہوگی اور شافع یوم النشور' صاحب مقام محمود' احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم باذن اللہ **"نائب مالک یوم الدین"** ہوں گے اس وقت انہی کا چرچا ہو رہا ہوگا اور پھر یہ سلسلہ ابد الاباد تک جاری رہے گا۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق قادری محدث دہلوی علیہ الرحمتہ والرضوان اپنی تصنیف جذب القلوب میں اور علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمتہ نے جواہر البحار میں نقل فرمایا ہے کہ سید کون و مکان صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مزار اقدس پر رات دن ہمہ وقت نورانی فرشتوں کا ہجوم رہتا ہے' طلوع صبح کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مزار شریف کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تمام دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حضور صلوۃ و سلام کا نذرانہ

پیش کرتے رہتے ہیں' جب شام ہونے لگتی ہے تو مزید ستر ہزار فرشتے صلوۃ و سلام کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور صبح والے فرشتے واپس چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح روزانہ صبح و شام جماعت در جماعت ستر ہزار فرشتوں کی آمد و رفت کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا' لیکن اہم بات یہ ہے کہ ایک دفعہ فرشتوں کی جو جماعت مزار اقدس پر صلوۃ و سلام کے لئے آتی ہے قیامت تک باوجود لاکھ تمناؤں کے اس کو دوبارہ حاضری کا موقع نصیب نہیں ہو سکے گا۔ مگر لطف کی بات یہ ہے کہ غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ مکین گنبد خضرا کے حضور سلامی و حاضری کا موقع جسمانی طور پر ہر سال اور روحانی طور پر ہمہ وقت حاصل ہے۔

**مولا یا صل وسلم دائما ابدا**
**علی حبیبک خیر الخلق کلهم**

۲۔ "**یا ایها الذین امنوا**" کا خطاب ایمان والوں سے اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی طرف سے بھی سنت الٰہی کی پیروی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ ہمیشہ کی جاتی رہے اور ان پر کثرت سے درود و سلام کا عمل ہمیشہ ہمیشہ جاری و ساری رہے یعنی مومن کی آخری سانس تک۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو لوگ صلوۃ و سلام کے منکر ہیں وہ اس خطاب سے اہل ایمان کی جماعت سے خارج قرار پائے ہیں۔

۳۔ اللہ تبارک و تعالیٰ باوجود اپنے جلال و عظمت اور علو شان نیز **غنی عن العالمین** ہونے کے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے بھی' مقرب بارگاہ الٰہی ہونے' ذکر الٰہی اور اپنے

فرائض منصبی کی دائیگی میں مشغول رہنے کے باوجود اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب، نبی اعظم و اشرف صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں تو اے مومنو تم پر تو حبیب اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بہت زیادہ حق اور احسان عظیم ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ تمہیں دنیا و جہان کی جتنی نعمتیں ملیں، مل رہی ہیں اور ملیں گی وہ انہیں کے دست کرم کی عطا ہے۔ انہی کے وسیلہ سے تمہیں رب تعالیٰ ملا، قرآن مجید ملا، ایمان و اسلام ملا اور آخرت میں نجات و شفاعت کے لئے تم انہی کے دست نگر ہو، تو تمہیں چاہیئے کہ اپنے اس کریم آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بطور اظہار امتنان و تشکر ہمہ وقت صلوۃ و سلام ذوق و شوق سے عرض کرتے رہا کرو۔ یہ ایک ایسا عمل مسلسل ہے جو ہمیشہ تمہاری زندگی کے آخری سانس تک جاری رہنا چاہیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہاری دعاؤں کا محتاج نہیں، نہ تمہارے درود و سلام سے ان کی عظمت شان میں پر کاہ بھی کوئی اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ ان کا رب تعالیٰ ہر لحظہ، ہر آن خود ان کی شان اور ان کے مرتبے کو مسلسل بڑھا رہا ہے۔ (**وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى**) بلکہ اس عمل میں تمہاری ہی بھلائی ہے، صلوۃ و سلام کی کثرت سے تمہیں سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت خاص اور قرب خاص حاصل ہوگا، جس سے دنیا و آخرت میں تم عظیم نعمتوں سے نوازے جاؤ گے۔ اور تم اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب اور فلاح یافتہ بندے بن سکو گے۔

۴۔ مومنوں کے لئے صلوۃ و سلام عرض کرتے رہنے کے اس حکم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی تعداد، وقت، جگہ یا ہیئت کا تعین نہیں فرمایا ہے اور

نہ ہی درود و سلام کا کوئی صیغہ مقرر کیا ہے کہ اس **صیغے** اور لہجہ میں پڑھا جانا چاہیے۔ یہی بات قابل غور اور سمجھنے سمجھانے کی ہے۔ جب اللہ بزرگ و برتر نے کسی قسم کی کوئی قید نہیں لگائی کہ اتنی تعداد میں پڑھا جائے' اس سے کم یا زیادہ نہ پڑھا جائے' ان ان وقتوں میں پڑھا جائے اس کے بعد نہ پڑھا جائے' ان ان مقامات پر پڑھا جا سکتا ہے اور ان کے علاوہ نہیں' ان صورتوں میں' **مثلاً** "بیٹھ کر پڑھا جا سکتا ہے' کھڑے ہو کر نہیں' مزار اقدس کے قریب پڑھا جا سکتا ہے' پاکستان کی سرزمین پر نہیں' تو پھر اب کسی کو یہ اختیار نہیں کہ صلوۃ وسلام کے پڑھے جانے پر مومنوں پر مکان و زمان' صورت و ہیئت یا کسی اور قسم کی کوئی پابند عائد کرے۔ معلوم یہ ہوا کہ ہر مومن کو یہ اجازت بلکہ حکم ہے کہ اپنے اپنے ذوق و شوق اور مزاج عشق کے اعتبار سے جتنی بار جی چاہیے' جس وقت بلکہ ہر وقت' جس جگہ یا جس صورت میں چاہے صلوۃ و سلام پڑھے' مگر شرط یہ ہے کہ وہ اپنے اس عمل پر خلوص کے ساتھ ہمیشگی اختیار کرے۔ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق قادری محدث دہلوی علیہ الرحمتہ والرضوان **اشعتہ اللمعات** شرح مشکوۃ میں ایک حدیث شریف بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کثرتت سے آپ پر درود پڑھتا ہوں تو درود و سلام کی کتنی تعداد مقرر کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو' میں نے کہا یعنی چوتھا حصہ (باقی دعا میں صرف کروں) فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے' میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آدھا؟ فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے' میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تہائی کرلوں' فرمایا جتنا چاہو لیکن اور زیادہ بڑھا دو تو تمہارے لئے بہتر ہے' میں نے اس پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں اب سارا وقت صرف درود شریف پڑھنے ہی میں صرف کروں گا' اس پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تب تو تمہاے تمام مہمات اور غموں کو کافی ہو گا اور تمہارے تمام گناہ محو ہو جائیں گے۔" (ترمذی)

اس حدیث شریف کو نقل فرماتے کے بعد حضرت شیخ عبدالحق قادری محدث دہلوی علیہ الرحمتہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود سلام تمام مقاصد کے پورا ہونے کا سبب اس لئے بنتا ہے کہ بندہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مرضی کے مطابق اور پسندیدہ امور کے طلب کرنے کا سوال کرتا اور اس میں صدق و اخلاص کو بروئے کار لاتا ہے اور اللہ رب العزت اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پسندیدہ کام کو اپنے نفس کے مطالب و مقاصد پر ترجیح دیتا ہے تو ایسا شخص یقیناً" اور لازماً" جزائے کامل اور فیض خاص کے قابل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے تمام مہمات و مشکلات کے لئے کفایت ہو جاتی ہے۔"

۵۔ دنیا میں کوئی عمل ایسا نہیں جو خالق و مخلوق کے درمیان مشترک ہو۔ مثلاً" نماز' روزہ' حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات بندوں پر فرض ہے اور یہ بندوں ہی کا کام ہے' کیونکہ یہ تمام اعمال بندوں کے گناہوں کا کفارہ' دخول جنت اور قرب الٰہی کا سبب ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ خود الٰہ ہے وہ ان تمام اعمال

سے مستغنی اور پاک ہے۔ علاوہ ازیں مخلوق کے دنیوی حیات کے گذارنے کے لئے جتنے کام ہیں مثلاً "سونا' جاگنا' کھانا' پینا' جینا' مرنا وغیرہ خالق کائنات ان تمام افعال کی انجام دہی سے بے نیاز اور منزہ ہے۔ اسی طرح خالق کائنات کے جو اعمال و افعال ہیں تو مخلوق اس کی انجام دہی سے قاصر ہے' مثلاً " زندہ کرنا' موت دینا' صحت و تندرستی عطا کرنا' بیماری میں مبتلا کرنا اور شفا دینا' رزق دینا' آفتاب و ماہتاب کا طلوع و غروب' بارش برسانا وغیرہ یہ جملہ افعال مالک قدوس کے ہیں' مخلوق اس کی انجام دہی سے عاجز ہے لیکن ایک عمل ایسا ہے جو اللہ رب العزت اور اس کے بندوں کے درمیان مشترک ہے اور وہ ہے اس کے حبیب مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا جیسا کہ مذکورہ آیت مبارکہ سے معلوم ہوا' اللہ کی طرف سے یہ عمل رحمت ہے' فرشتوں کی طرف سے دعا و استغفار اور مدحت سرائی حبیب خدا اور بندوں کے لئے یہ عمل عبادت ہے۔

۶۔ ایک غور طلب امر اس آیت کریمہ کے ضمن میں یہ ہے کہ یہاں اللہ تبارک و تعالیٰ اہل ایمان کو دو کام کرنے کا حکم فرما رہا ہے :

۱۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ (درود) بھیجنا'

۲۔ اور آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنا' اہتمام کے ساتھ۔

درود شریف بھیجنے کے لئے اللہ رب العزت نے "صَلُّوْا عَلَيْهِ" فرمایا ہے یہ جمع مخاطب امر کا صیغہ ہے' یعنی درود بھیجو' سلام کے لئے "سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" فرمایا گیا اور یہ جمع مخاطب امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کا متقاضی ہے یعنی امر پر عمل واجب ہوتا ہے۔

اب قابل غور نکتہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے **"سَلِّمُوا"** کے بعد **"تَسْلِیْمًا"** کا صیغہ جو **سَلِّمُوا** کا مفعول مطلق ہے، استعمال فرمایا ہے لیکن **"صَلُّوا"** کے لئے اس کا مفعول مطلق **"تَصْلِیَۃً"** نہیں فرمایا، آخر کیوں؟

مفعول مطلق وہ اسم ہے جس کو فعل مذکور کے فاعل نے کیا ہو اور وہ فعل مذکور کے معنی میں ہو، یہ کبھی تاکید کے لئے، کبھی نوع اور کبھی عدد کے لئے آتا ہے۔ یہاں مذکورہ آیت کریمہ میں لفظ **"تَسْلِیْمًا"** بطور مفعول مطلق تاکید کے لئے آیا ہے تو اب اس کے یہ معنی ہوئے کہ اے ایمان والو! (بے ایمانوں سے خطاب نہیں ہے) تم بھی اللہ کے رسول مکرم و معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجو اور سلام ضرور پڑھو اور خوب خوب پڑھو جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے درود کے لئے مفعول مطلق (**تَصْلِیَۃً**) سے تاکید نہیں فرمائی اور سلام کے لئے مفعول مطلق (**تَسْلِیْمًا**) لاکر تاکید فرمائی آخر اس کا کیا سبب ہے؟

وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کے علم میں یہ بات تھی اور ہے کہ ایمان کے بعض نام نہاد دعویدار پیدا ہوں گے جو درود پڑھنے پر طوعا" و کرھا" راضی ہو جائیں گے لیکن سلام کے منکر ہوں گے بلکہ لوگوں کو سلام پڑھنے سے روکیں گے اور اس کے لئے فتنہ و فساد تک برپا کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ لہٰذا رب العزت عالم الغیب والشہادۃ نے ایمان والوں کو سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں نہ صرف سلام پڑھتے رہنے کا حکم دیا بلکہ تاکید شدید بھی فرما دی کہ اے ایمان والو! منکر سلام کچھ بھی کہتے رہیں لیکن تم اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ

وسلم پر سلام ضرور پڑھنا اور بار بار پڑھنا اور خوب ذوق و شوق سے پڑھنا تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل ہو اور آخرت میں تمہارے لئے ذریعہ نجات اور کامرانی و سرفرازی۔

۷۔ آیت بالا سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنے کے بے شمار برکات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلام پڑھنے کی سعادت ایمان والوں کے حصہ میں آئی ہے' منکرین اور دشمن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نعمت سے محروم ہیں۔ لیکن صلوۃ و سلام کی دو برکات بہت اہم ہیں :

---- ایک تو یہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی سلام پڑھتا ہے تو آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اس کو سماعت فرماتے ہیں بلکہ پڑھنے والے کو جواب سے بھی نوازتے ہیں' اس پر دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ (التوبہ ۹:۶۱) یعنی اے محبوب تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے سنتے ہیں (تاکہ تم رحم کئے جاؤ)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نہیں کوئی جو سلام پڑھے مجھ پر مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح (کی توجہ) کو اس سلام پڑھنے والے کی طرف مبذول کرا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (رواہ احمد' داؤد' بیہقی) حضرت ابو عبداللہ محمد ابن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ اپنی تصنیف دلائل الخیرات میں' جو احادیث مبارکہ سے ماخوذ اور مستخرجہ درود و سلام اور ذکر و اذکار کی نہایت مستند کتاب ہے' ایک

حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ سے دور رہنے والے اور آپ کے بعد میں آنے والے ایسے امتی جو آپ پر درود و سلام پڑھیں گے تو ان کے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہوگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں اور غیر محبت والوں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (یعنی میں ان کی طرف ملتفت نہیں ہوتا ہوں فرشتوں کے ذریعہ ان کا سلام پیش کیا جاتا ہے۔) جس کو جتنا زیادہ قرب بارگاہ رسالت میں (کثرت درود و سلام کی وجہ سے) حاصل ہوتا ہے اس میں جواب سننے کی قوت اسی قدرت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نہیں سنتا تو یہ اس کی ہمت و قوت کا قصور ہے لیکن اس کے باوجود سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام و رحمت اللہ کے فرشتے اس تک ضرور پہنچاتے ہیں اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کے جواب میں اس کے لئے بھی سلامتی و رحمت کی دعا فرماتے ہیں تو اس شخص کی خوش نصیبی اور مقام و مرتبہ کا کیا عالم ہوگا جس کے لئے خود شافع یوم النشور' رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سلامت و رحمت کی دعا فرمادیں اس کے لئے تو دونوں جہان میں امن و سلامتی ہی ہے۔

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

---- دوسرے یہ کہ جو لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں مداومت کے ساتھ صلوۃ وسلام پیش کرتے ہیں تو ان کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم سے نوازتے ہیں اور اپنے جمال جہاں

آرا کی زیارت سے منور کرتے ہیں جیسا کہ سورہ واقعہ کے آخر رکوع کی اس آیت مبارکہ سے ثابت ہے۔

**"وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ○ فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ"**

اور اگر انتقال کرنے والا داہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم پر سلام ہو اصحاب یمین (داہنے ہاتھ والے اصحاب یعنی ایمان والوں) کی طرف سے۔ (الواقعہ ۵۶ : ۹۰-۹۱)

معلوم ہوا کہ انتقال سے قبل صلوۃ و سلام پڑھنے والے کو آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دیدار سے مشرف فرماتے ہیں اور وہ ان کی زیارت کے وقت ان پر سلام بھیجنے لگتا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس وقت اپنے اس غلام کو اپنے تبسم ریز ہونٹوں سے جنت کی بشارت عطا فرماتے ہیں۔

جسکی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

--- پھر اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ دم واپسیں ساقی کوثر رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوۃ و سلام کا ہدیہ پیش کرنے کی سعادت صرف اصحاب یمین (مومنین) یعنی انہیں خوش نصیب لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو تمام زندگی بارگاہ نبوی میں صلوۃ وسلام بھیجتے رہنا اپنا وطیرہ و وظیفہ بنائے رکھتے ہیں۔ اصحاب شمال (بائیں طرف والے یعنی جھنمی اور منکرین سلام) اس سعادت سے نہ صرف محروم رہتے ہیں بلکہ خائب و خاسر ہوتے ہیں اور موت کے فرشتے عالم سکرات میں ان پر شدید

سختی کرتے ہیں اور جہنم میں ان کے مقام کا ان کو مشاہدہ بھی کرا دیتے ہیں۔ اور پھر قرآن عظیم یہ اعلان بھی کر رہا ہے کہ انتقال کے وقت "محبان رسول" کا یہ اعزاز و اکرام اور منکرین پر ان کے دم نکلتے وقت یہ ذلت و خواری سو فیصد اٹل اور یقینی بات ہے چنانچہ مذکورہ بالا آیات کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَ اَمَّآ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُكَذِّبِيۡنَ الضَّآلِّيۡنَ ○ فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ ○ وَّ تَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡيَقِيۡنِ ○ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ○

(الواقعة ۵۶ : ۹۲-۹۶)

ترجمہ : یعنی اگر (مرنے والا) جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسنا، یہ بیشک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بول۔

یہی بات آیت درود کے بعد فوراً دوسری آیت میں کہی جا رہی ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ○

(الاحزاب ۳۳:۵۷)

ترجمہ : بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی درود و سلام نہ پڑھ کر یا مسلمانوں کو اس سے روک کر) ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار

کررکھا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آیت درود میں سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود و سلام بھیجنے کا واضح حکم فرما رہا ہے۔ "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْماً" تو اب اگر کوئی شخص مومن ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اللہ جل جلالہ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرے، اللہ کی سخت گرفت کے لئے تیار ہو جائے۔

"وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

○ (پ ۹ ۔ انفال:۱۳)

ترجمہ : یعنی اور (اس حکم کے بعد) جو کوئی مخالف ہو اللہ اور اس کے رسول کا تو اللہ کا عذاب سخت ہے بلا شک و شبہ

ایک دوسرے مقام پر درود و سلام نہ پڑھنے والوں کو اور اس عمل سے روکنے والوں کے لئے جہنمی ہونے کی وعیدیں سنائی جارہی ہے:

وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَداً

ترجمہ : اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بیشک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۲۹۔ الجن:۲۳)

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی ترک صلوۃ و سلام پر وعیدیں ہیں جو اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق قادری محدث دہلوی علیہ الرحمتہ مدارج النبوت (جلد اول صفحہ ۵۳۵ اردو ترجمہ) میں فرماتے

ہیں کہ "مذہب مختار یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی جب بھی آئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کریں تو ہر دفعہ صلوۃ وسلام واجب ہو جاتا ہے۔" وہ اس مذہب مختار (یعنی صلوۃ وسلام کے ہر دفعہ پڑھنے کے وجوب) کے لئے استدلال کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مندرجہ ذیل دو ارشادات پیش کرتے ہیں :

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھے پر صلوۃ وسلام نہ پڑھا (اور مر گیا) پس وہ مرنے کے بعد جہنم میں داخل ہوگا۔ (ابن حبان بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدنصیب ہے وہ شخص کہ اس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوۃ وسلام نہ پڑھے۔ (ترمذی شریف)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ مذکورہ بالا احادیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ استدلال کی وجہ یہ ہے کہ ترک پر وعید سے (صلوۃ وسلام پڑھنے کے) وجوب پر دلالت ہوتی ہے۔ اس کے چند سطر بعد فرماتے ہیں کہ امام نووی کہتے ہیں کہ صلوۃ بھیجتے یا لکھتے وقت یہ نہ صرف مناسب بلکہ افضل عمل ہے کہ سلام بھی شامل کر لیا جائے اس لئے کہ صلوۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دونوں کے لئے حکم فرمایا ہے

## کون سا درود پڑھنا چاہئے؟

آیت درود کے مندرجات اور مندرجہ بالا مباحث کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اللہ تبارو تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے لئے کوئی خاص صیغہ مقرر نہیں فرمایا بلکہ ہر وہ

درود شریف جس میں صلوۃ و سلام کے الفاظ شامل ہوں پڑھا جائے تو اللہ جل جلالہ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی اگر ایسا درود شریف پڑھا جائے کہ جس میں صرف صلوۃ کا لفظ ہو تو اس کے پڑھنے سے صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایک حکم صَلُّوْا عَلَیْہِ کی تعمیل ہوگی اور دوسرے اور تاکیدی حکم وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پر عمل نہ ہوگا۔ اس لئے امام نووی اور دیگر آئمہ احادیث رحمۃ اللہ علیہم نے ایسے درود پڑھنے کو مکروہ کہا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں گذرا ہے۔ نیز صلوۃ کے ساتھ سلام پڑھنے سے بارگاہ الٰہی سے دوگنا اجر ملتا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے رب کا ارشاد ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو شخص سلام بھیجے گا اس پر دس سلام بھیجو گا۔ (نسائی و دارمی بحوالہ نشر الطیب صفحہ ۲۹۳)

اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کے جس صیغے میں "صلوۃ و سلام" دونوں ہوں تو اس کے ایک بار پڑھنے سے حق تعالیٰ کی بیس عنایتیں میسر ہوتی ہیں معلوم ہوا کہ نماز میں ہی درود ابراہیمی کا پڑھنا افضل و بہتر ہے، لیکن نماز کے علاوہ بیرون نماز ایسا درود پڑھنا افضل ہے جس میں صلوۃ و سلام دونوں کا ذکر ہو تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم پر پورا عمل ہو اور اجر بھی بیس گناہ ملے۔ اس سلسلے میں چار حدیثیں ملاحظہ ہوں :

- مسلم شریف کی روایت ہے جب یہ آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ الخ نازل ہوئی اور مومنوں کو حکم دیا گیا (یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) "اے ایمان والو (تم بھی) ان (نبی محترم) پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بلاشک وشبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں **السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ**) آپ پر صلوۃ (درود) کس طرح عرض کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی کیونکہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام کی تعلیم پہلے دے چکے تھے۔ (مسلم معہ ذہبی ج ۱ صفحہ ۱۵۴)

- دوسری حدیث شریف میں ہے کہ درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی فرمایا "**والسلام کما قد علمتم**" اور سلام (ویسے پڑھو) جیسا کہ تم نے جان لیا ہے۔ (مسلم معہ ذہبی ج ۱ صفحہ ۱۵۳)
- تیسری حدیث شریف ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی تعلیم فرمانے کے بعد فرمایا "**ثم تسلموا علی**" پھر تم مجھ پر سلام کہو۔ (جلاء الافہام صفحہ ۱۵)
- چوتھی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی کے آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سلام پڑھنے کی یوں تعلیم دی کہ بعدہ مجھ پر سلام یوں پڑھو "**السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ**" یعنی اے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر دونوں جہان میں سلامتی کی جتنی بھی جزئیات اور کلیات متصور ہو سکتی ہیں ان سب کے ساتھ آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات ہوں۔ (سعادت الدارین صفحہ ۶۹)

مذکورہ بالا چار مختصر احادیث کے علاوہ صحاح اور دیگر کتب احادیث و آثار میں بے شمار احادیث شریفہ سے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر "کاف

خطاب" اور ندائے "یارسول اللہ" اور "یا نبی اللہ" کے ساتھ صلوۃ و سلام پڑھنا ثابت ہے لیکن یہاں طوالت کے خوف سے ان چار مختصر احادیث شریفہ پر اکتفا کیا گیا محض یہ واضح کرنے کے لئے کہ فرمان ربانی "**صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**" اور سید کون و مکاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات رحمانی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ سرور کائنات، **خلیفتہ اللہ فی الارض**، نائب مالک ارض و سماوات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوۃ و سلام ندا اور خطاب کی صورت میں ہی پیش کیا جائے جب ہی یہ حق ادا ہو سکتا ہے۔ اس کا مقصود یہ ہے کہ ندا (**یا ایھا النبی یا رسول اللہ**) اور کاف خطاب (السلام علیک) کے استعمال سے مومن اپنے قلب میں جان جاناں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جمال جہاں آرا کا تصور قائم کرے اور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب اور شفاعت کا خود کو سزاوار بنائے۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اب اگر کوئی شخص بیرون نماز سید ہر دو سرا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کوئی سا بھی درود پڑھے خواہ وہ درود ابراہیمی کیوں نہ ہو تو اسے اس کے آخر میں **السلام علیک ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ** ضرور پڑھنا چاہئے تاکہ اللہ جل و شانہ کے حکم "**صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**" کی تعمیل پوری ہو جائے۔ تو اب مختصراً" صلوۃ و سلام "**اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه**" کے پڑھنے سے کسی بھی مومن کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کے مذکورہ بالا حکم کی تکمیل ہو جاتی ہے، لیکن مشائخ کرام اور عرفاء امت فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ صلوۃ تامہ (یعنی پورا کامل درود شریف) پڑھنے کے بعد پھر کسی بھی درود شریف کا ورد، وظیفہ شروع کیا کرے خواہ روزانہ ایک بار ہی پڑھ لیا کرے اور درود شریف کے وظیفہ کے اختتام پر پھر ایک بار صلوۃ تامہ پڑھ لیا کرے۔ صلوۃ

تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ○

حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھ پر سلام کہو تو مرسلین عظام اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی کہو (سعادت الدارین صفحہ ۵۷) نیز اس کا الٹ بھی حدیث میں آیا ہے یعنی جب انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام پر درود و سلام پڑھو تو مجھ پر بھی درود و سلام پڑھو۔ (سعادت الدارین صفحہ ۵۷)

ان تمام روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتر ہے صلوۃ تامہ کے اختتام پر بلکہ ہر دعا کے اختتام پر یہ تسبیح پڑھ لی جائے۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ○ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

احادیث نبوی میں سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مختلف الفاظ میں متعدد درود و سلام کے صیغے مروی ہیں۔ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے القول البدیع میں چالیس درود شریف کے صیغے تحریر کئے ہیں (القول البدیع صفحہ ۲۲۹ تا

۲۳۵) ان مختلف صیغوں میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ درود و سلام کے صیغے متعدد طرق اور مختلف الفاظ اور کلمات پر مبنی ہیں صرف درود ابراہیمی کے الفاظ پر مبنی نہیں ہیں۔

اسی طرح صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین اور اولیاء کاملین وغیرہم سے درود و سلام کے مختلف صیغے جو مستند کتابوں میں درج ہیں سب کے سب قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں اور شریعت اسلامی کے عین مطابق و نیز ارشاد الٰہی صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا کی تکمیل کے لئے کافی ہیں۔

دوسری اہم خصوصیت ان بزرگان دین کے متخرجہ درود و سلام کی یہ ہے کہ انہوں نے یہ درود و سلام یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بالمشافہ سماعت فرمائے، یا ان سے سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے خواب یا بیداری کی حالت میں بوقت زیارت ارشاد فرمائے، یا پھر ان میں کے بعض صاحب کمال بزرگوں نے اپنے جذبۂ عشق رسول، ذوق و شوق قلبی اور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم سے کمال قرب کی بنیاد پر درود و سلام کے کلمات تالیف فرمائے اور بوقت حاضری دربار نبوی، آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حضور پیش کئے تو آپ نے بکمال مسرت اظہار پسندیدگی فرمایا۔ شیخ عارف محمد حقی علیہ الرحمتہ نے اپنی تصنیف خزینتہ الاسرار میں مختلف انواع کے چار ہزار اور ایک روایت میں بارہ ہزار درود و سلام کے صیغوں کی تعداد لکھی ہے۔ محدثین اور علمائے کرام نے اپنی اپنی کتب اور تالیفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اسم گرامی کے بعد صلی اللہ علیہ و سلم کا صیغہ استعمال کیا ہے اس کے پڑھنے اور لکھنے سے بھی صلوۃ و سلام پڑھنے کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ (آیہ کریمہ) صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا

تَسْلِیْمًا میں جو حکم ربانی ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ مومن اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے میں مداومت اختیار کرے تاکہ آپ کے قرب اور آپ کی محبت میں اضافہ ہو اور قاری اللہ رب العزت کے محبوب و مکرم، نبی رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصی عنایات اور دنیا و آخرت کے بے شمار فوائد جلیلہ کا مستحق اور متحمل بن سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اولیاء کرام اور بزرگان دین حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمہ (متوفی ۸۷۰ھ) کی تصنیف "دلائل الخیرات" کو بہترین ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ درود و سلام کی اس اہم کتاب کا پورا عنوان **"دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی الصلاۃ علی النبی المختار"** ہے۔ دلائل جمع ہے دلیل کی جس کے معنی ہیں راہ نما اور لفظ خیرات شامل ہے دنیا و آخرت کے تمام منافع و مقاصد کو۔ معنی یہ ہوئے کہ اس کتاب کا ہر درود راہ نما ہے منجانب وصول منافع اور مقاصد دنیوی و اخروی کے۔ ان میں سب سے عظیم فائدہ حصول غفران، وصول برضوان، دخول جنان اور رضائے رحمٰن ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام "شوارق الانوار" ہے شوارق جمع شرق کی ہے **بمعنی** روشنی اور چیز روشن، یعنی درود شریف کی یہ کتاب انوار ایمان کا شگوفہ ہے۔ تو جو کوئی بھی نبی اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر، جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کائنات میں مختار بنا کر بھیجا ہے درود و سلام پڑھنے کے لئے اس کتاب کی تلاوت پر مداومت اختیار کرے گا وہ دنیوی و اخروی تمام نعمتوں سے مالامال ہو جائے اور اس کتاب میں تحریر کردہ درود اس کے لئے قرب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرب الٰہی کا موجب بن جائیں گے اور اس کا قاری انشاء اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ یاب ہو گا۔ تمام علماء و مشائخ امت کا اجماع ہے کہ جو درود و

سلام اور مناجات و تحیات صاحب دلائل الخیرات نے اس کتاب میں جمع کئے ہیں وہ **بحذف** اسانید احادیث کا لب و لباب ہیں۔ اس وجہ سے گذشتہ تقریباً" چھ صدیوں سے تمام عالی مقام بزرگان دین اور تمام سلال کے شیوخ کرام (قادریہ' چشتیہ' سہروردیہ' نقشبندیہ' شاذلیہ وغیرھم) اس کتاب کا ورد کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی اس کے عامل تھے اور آج بھی حرمین شریفین اور تمام احصار و بلاد اسلام یہ مقبول خاص و عام ہے۔

دلائل الخیرات کی تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ورد کرنے والا روزانہ اس کا ایک' دو یا تین ختم کرے' اور اگر اس کے پاس وقت اتنا نہیں ہے تو اس کا ایک حزب روزانہ پڑھ لیا کرے اس طرح سے ایک ہفتہ میں ایک ختم ہو جایا کرے گا۔ اور ایک نظام الاوقات کے تحت روزانہ اس کو پڑھنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس حکم "**صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**" پر عمل بھی ہو سکے گا اور اس عمل پر مداومت اختیار کرنے کا اجر بھی ملے گا' لیکن بہتر یہ ہے کہ دلائل الخیرات شروع کرنے سے پہلے کسی صحیح العقیدہ عالم باعمل یا عامل شریعت شیخ طریقت سے زبانی یا تحریری اجازت لے لے۔ نیز اس کے علاوہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر روزانہ درود و سلام بھیجنے کے لئے بطور ورد/ وظیفہ منظوم قصائد (نعتیہ قصائد) بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ اس ضمن میں عربی' فارسی اور اردو زبان میں بہت سے قصائد ہیں' لیکن عربی زبان میں امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف "**مولایا صل وسلم دائما ابدا۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم**" اور فارسی میں حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ کا قصیدہ "وصلی اللہ علی نور کزو شند نورہا پیدا۔ زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا" اور اردو میں حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کا قصیدہ سلامیہ "مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں

سلام" کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ منظوم سلام بھی روزانہ پڑھے جاسکتے ہیں۔

اس موضوع پر اگر مزید مطالعہ کا شوق ہو تو مندرجہ ذیل کتب ضرور دیکھیں۔

(۱) جلاء الافہام (۲) سعادت الدارین (۳) افضل الصلوۃ (۴) جواھر البحار فی فضائل النبی المختار (۵) عید میلاد النبی کا بنیادی مقدمہ از شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصراللہ خاں افغانی (۶) مدارج النبوت (۷) جذب القلوب وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے حکم "صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا" کی مکمل تعمیل کی توفیق عطا فرمائے' اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت' ان پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے اور اس پر مداومت کرنے کی قوت و ہمت' اور ان کی سچی اطاعت اور اتباع کا جذبہ عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

**واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رحمتہ اللعالمین' سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد رب العالمین۔**

# امریکی سائنسدان کو چیلنج



# زمین ساکن ہے

## معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

اعلحضرت
امام احمد رضا خان محدث بریلوی

ناشر
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
۲۵، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی ۷۴۴۰۰ (پاکستان)

کیا امام احمد رضا بریلوی اور مولوی اشرف علی تھانوی

نے ایک ساتھ دارالعلوم دیوبند میں پڑھا تھا؟

# کہی ان کہی

علامہ عبدالستار ہمدانی

المختار پبلیکیشنز، پاکستان

۲۵، جاپان مینشن۔ رضا چوک (ریگل) صدر کراچی ۷۴۴۰۰

# المختار پبلی کیشنز کی ایمان افروز روح پرور علمی و تحقیقی کتب

- کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو۔ انگریزی۔ سندھی)
- صحیح البہاری (عربی)
- فتاوی رضویہ (کامل)
- فتاوی رضویہ (تخریج و مترجم)
- حدائق بخشش (انتخاب)
- شرح حدائق بخشش
- حدائق بخشش کا تحقیقی جائزہ
- تمہید ایمان
- رحمت عالم اور دیدار الٰہی
- فوز مبین در رد حرکت زمین
- شریعت و طریقت
- ارمغان رضا (فارسی)
- امریکی سائنسدان کو چیلنج
- البرہان القویم (فارسی)
- رویت الہلال (فارسی)
- البحور فی اوج المجذور (فارسی)
- حاشیہ جامع الافکار (فارسی)
- تاج توقیت (فارسی)
- دودھ کے رشتے
- عالم بیداری میں معراج
- الخطوط الرئیسیہ (عربی)
- فقیہ العصر (عربی)
- الشیخ احمد رضا البریلوی الحنفی (عربی)
- دور الشیخ احمد رضا (عربی)
- معارف رضا (بین الاقوامی تحقیقی مجلہ)
- آئینہ رضویات
- محدث بریلوی
- اُجالا
- غریبوں کے غمخوار
- گویا دبستاں کھل گیا
- عبقری الشرق مولانا احمد رضا
- امام احمد رضا کی عالمی اہمیت
- امام احمد رضا کا اصلاحی منصوبہ
- رہبر و رہنما • گناہ بے گناہی
- قرآن، سائنس اور امام احمد رضا
- امام احمد رضا اور علماء سندھ
- امام احمد رضا اور علماء بہاولپور
- خلفاء اعلیٰحضرت
- شاہ احمد رضا بڑیچ افغانی
- معمار پاکستان (اردو۔ پشتو۔ فارسی)
- پردہ اُٹھتا ہے
- بول کہ لب آزاد ہیں تیرے
- امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین
- بات میری نہیں بات ہے زمانے کی
- آمن میاں
- فاضل بریلوی کا مسلک
- زبان گالھائی تی (سندھی)
- استاذ کے حقوق